ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳) مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

ایڈیٹوریل نوٹس

آجکل کے تعلیم یافتوں خاصکر برہمو لوگوں کا یقین ہے کہ اگر ہم اُن نیک تعلیموں کی جو مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہیں پیروی کریں اور جو کچھ مختلف مذاہب کی کتابوں میں کانشنس کے مطابق پایا جاتا ہے اُس پر عمل کریں تو ہماری نجات ہو سکتی ہے۔ مگر اب تک جو کچھ دُنیا کا تجربہ ہو چکا ہے وہ ہمکو بتلاتا ہے کہ ایسے شخصوں کا یہہ خیال کہ صرف نیک تعلیموں کو مان لینا اور اُسپر عمل کرنا ہمکو بچا سکتا ہے بالکل لغو اور بے بنیاد ہے +

انسان کا بذاتہ گناہ کی طرف ایسا میلان ہے کہ وہ ہزار کوشش کرکے اور بہت کچھ اچھی تعلیموں کو حفظ کرکے اور ایک حد تک لوگوں کے سامنے نجات یافتہ زندگی کی صورت ظاہر کرکے بھی جب کبھی دُنیا یا جسم یا شیطان کی طرف سے زور کے ساتھ آزمایا گیا ہے ریت کی دیوار کی مانند جو پانی کی باڑھ کے آجانے پر بہہ جاتی ہے پھر اپنی اصلی حالت بلکہ اُس سے بھی ابتر حالت میں واپس چلا گیا ہے +

نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا تعلق کسی ایسے شخص کے ساتھ ہو جاوے کہ جس کو نجات دینے کی قدرت ہے اور جو ہر وقت ہمارے ساتھ اور ہم میں ہو کے ہر ایک آزمایش میں ہمکو محفوظ رکھہ سکتا اور زندگی کے آخر تک باوجود دنیا۔ جسم اور شیطان کی طرف سے زوردار آزمایشوں کے آنے کے آخر تک بچا سکتا ہے۔

وہ شخص نرا انسان نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارا اب تک کا تجربہ بتلاتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کے لئے یہہ کام نہیں کرسکتا گو تو بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہماری ساری آزمایشوں میں ہمارا ہمدرد ہو سکے اِس واسطے مناسب ہے کہ وہ انسان بھی ہو مگر انسان سے بڑھکر ضروری ہے کہ خدا بھی ہو تا کہ ہر وقت اور ہر حالت میں ہم میں اور ہمارے ساتھ رہکر ہمکو کامل نجات دیسکے +

وہ شخص جو انسان اور خدا بھی ہے اور جس کا نام عمانوایل ہے ہماری اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے اِسواسطے نجات پانے کے لئے انجیل میں کہیں نہیں کہا گیا کہ نیک تعلیم چاہے وہ انجیل کی ہی نیک تعلیم کیوں نہ ہوں ہمکو نجات دے سکتی ہے بلکہ نجات کے لئے مسیح اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔ اس کے بہت سے حوالے دئے جاسکتے ہیں کہ جہاں جہاں مسیح اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔ مگر ہم بخوف طوالت یہاں کوئی حوالہ درج نہیں کرتے۔

سوائے اسکے اعمال اور خطوط میں مسیح کے رسولوں اور دیگر شاگردوں کا تجربہ بھی اس کا شاہد ہے کہ اُن کی نجات مسیح کی تعلیم کو ماننے یا اُس پر عمل کرنے سے نہیں ہوئی بلکہ مسیح کو شخصی طور سے قبول کرنے سے +

پیارے ناظرین اگر تم نجات چاہتے ہو تو مسیح کو شخصی طور سے اپنے میں لے لو تو نجات تمہاری ہے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے خلاصی مقرر ہوا ہے +

تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ لنڈن میں قحط ہند کی بابت چندہ جمع ہونیکا فنڈ جاری ہو گیا ہے۔ اگر بارش ہو جاوے تو قحط سالی بھی کم ہو جائیگی لیکن پھر بھی نہایت مناسب ہے کہ بھوکوں کی مدد کیجاوے پیشتر اس کے کہ قحط کی سختی غایت درجہ پر پہنچ جاوے +

کلکتہ کے جلسہ ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن کا مفصل سلسلہ کیفیت دیکھو صفحہ ۱۴۔ کالم اول

نور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز:
پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔
مسٹر ایم۔ ایل۔ نیلا رام صاحب۔ بی۔ اے + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے
پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب

مسیح کا عالم ارواح میں جانا

یہہ بات سب اہل میل باتفاق مانتے ہیں اور واجب ہے کہ وہ سب قبول کریں کہ کوئی ایسی جگہہ ہے جہاں سب آدمیوں کی روحیں جاتی ہیں اور قیامت تک وہاں محفوظ ہیں۔ مسیحی کلیسیا کا شروع سے یہہ خیال چلا آتا ہے کہ ہمارے خداوند مسیح کی روح بھی بعد موت اُس جہان میں گئی تھی جس کا نام عالم ارواح یا عالم غیب ہے مگر عرصہ چار سو برس سے بعض مسیحی لوگ یوں لکھنے لگے کہ مسیح کی روح وہاں نہیں گئی۔ لیکن ہم جو چرچ انگلینڈ کے ممبر ہیں ہمارا اعتقاد باتفاق کلیسیا قدیم اور بعض آیات کلام اللہ کے مطابق یوں ہے کہ حضور مسیح کی روح وہاں گئی تھی۔ اور کلیسیا کے پہلے خادم الدین پطرس رسول کا بھی یہی اعتقاد تھا جو ہمارا اعتقاد ہے کیونکہ اُس نے پنتیکوست کے دن اپنے وعظ میں صاف صاف اسبات کا اظہار کردیا تھا (اعمال ۲-۳۱) کہ اُس کی جان عالم ارواح میں چھوڑی نہ گئی نہ اُس کا بدن سڑنے پایا یعنے اُس کی جان جو عالم ارواح میں گئی تھی وہاں ہمیشہ رہنے کے لئے چھوڑی نہ گئی بلکہ واپس بدن میں آگئی تھی۔ جس لفظ کا ترجمہ زبور ۱۶-۱۰ میں عالم ارواح یا عالم غیب ہوتا ہے وہ لفظ شئول ہے اور یونانی میں ہادیس ترجمہ ہوتا ہے اور لفظ شئول جیسے زبور ۱۶-۱۰ میں بھی عالم ارواح آیا ہے ویسے ہی (ایوب ۲۶: ۶ یسعیاہ ۵: ۱۴ و ۱۴: ۹) میں بھی موجود ہے اور ہر کہیں اُس کا ترجمہ پاتال یا اسفل یا ہادیہ یعنے دوزخ کا نشان ہوتا ہے اور ذکر آتا ہے کہ بعد موت روحیں وہاں جاتی ہیں ظاہر ہے کہ قبروں میں صرف مُردہ بدن جاتے ہیں نہ روحیں اور پطرس نے صاف کہدیا کہ مسیح کی جان شئول میں چھوڑی نہ گئی یعنے وہاں ہو کے واپس آئی۔ اور پولوس رسول نے (افسی ۴: ۹) میں کہا کہ مسیح زمین کے نیچے اُترا تھا یعنے اسفل میں جو پاتال ہے لفظ نیچے سے مراد شئول ہے نہ قبر کیونکہ قبر میں بدن دفن ہوتا ہے نہ روح جو حال سب آدمیوں کا موت میں ہوتا ہے وہی مسیح کا بھی ہوا فرق اتنا ہے کہ وہ پاتال کے قبضہ میں نہ رہا تیسرے دن نکل آیا (ف) کیا سبب ہے کہ بعض بھائیوں نے اس پچھلے زمانہ میں مسیح کے وہاں جانے کا انکار کرنا شروع کیا ہے جو محض خلاف عقل اور نقل کے ہے شاید اِس لئے کہ اس خیال سے رومن کیتھولک نے پرگٹوری کا خیال نکالا ہے یا اِس لئے کہ مسیح کو گویا وہ عزت دینا چاہتے ہیں کہ وہ پاتال میں نہیں گیا عزت تو مسیح کی اِس میں زیادہ ہے کہ وہ گیا لیکن اسبات پر غور واجب ہے کہ کیا کوئی آیت کلام میں ایسی ہے جس پر اُن کے انکار کی بنا قایم ہوتی ہے یا نہیں۔ ہاں ایک مقام ہے کہ مسیح نے چور سے کہا آج تو میرے ساتھہ بہشت میں ہوگا پس مسیح بعد موت بہشت میں گیا ہوگا نہ عالم ارواح میں۔ لیکن چور والی آیت سے یہہ خیال نہیں نکلتا اُس کی مُراد یہی تھی کہ تو آج ہی میرے لوگوں میں شمار ہو کے بہشت میں جائیگا کیونکہ چور کی درخواست یوں تھی کہ جب کبھی تو اپنی بادشاہی میں آوے مجھے یاد کیجیو۔ اِس کے جواب میں کہا گیا کہ جب کبھی کا کیا ذکر ہے بلکہ آج ہی تو بہشت میں ہوگا۔ اور لفظ میرے ساتھہ اُسی معنے سے ہے جیسے ہم سے بھی کہا گیا کہ میں زمانہ کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھہ ہوں (متی ۲۸: ۲۰) اور جیسے ہم بھی مسیح کے ساتھہ ہی اُٹھکے آسمانی مکانوں میں بیٹھتے ہیں (افسی ۲: ۶) پس یہہ روحانی رفاقت ہے کہ مسیح اپنی الٰہی شان سے حاضر ناظر ہو کے اور اپنی روح میں اپنے لوگوں کو شامل کر کے اُن کے ساتھہ رہتا ہے اِس سے یہہ نہیں نکلتا کہ وہ عالم ارواح میں نہ گیا بلکہ چور کے ساتھہ بہشت میں جا بیٹھا گویا اُس کی جان بہشت کی بھوکھی پیاسی تھی کہ جلد اُس کو لیا چاہتی ہے اُس نے اپنے لئے بہشت حاصل کرنے کو دُکھ نہیں اُٹھایا بلکہ ہمارے لئے بہشت کی راہ کھولنے کو دُکھ اُٹھایا ہے۔ پھر دیکھو (یوحنا ۲۰-۱۷) کہ اُس نے قبر سے اُٹھکے مریم مگدلینی سے فرمایا کہ میں ابتک اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔ کوئی پوچھے کہ اے خداوند تو ابتک کہاں رہا تین دن تیرے کہاں گذرے تو کیوں اُسی دن جس دن دفن ہوا جی نہ اُٹھا تو تو ابتک اپنے باپ کے پاس بھی نہیں گیا پھر تین دن غایب رہنے کی کیا وجہہ ہے کیا چور کے ساتھہ بہشت میں بیٹھکے باتیں کرتا رہا۔ اور کیا چور قیامت اور عدالت سے پہلے بہشت میں جا پہنچا بلکہ تیری قیامت سے بھی پہلے اب فرمائیے کہ مسیح ان باتوں کا کیا جواب دیگا۔ میرے گمان میں وہی جواب دیگا جو انجیل کے کلام حق سے مترشح ہوتے ہیں وہ کہیگا کہ میں عالم ارواح میں گیا تھا چنانچہ روح القدس نے پطرس کی زبان سے تمہیں سُنا دیا ہے کہ اُس کی روح عالم ارواح میں چھوڑی نہ گئی اور میں نے خود جان چھوڑتے وقت اپنے آخری لفظوں میں صلیب پر یوں پکارا تھا (لوقا ۲۳: ۴۶) کہ اے باپ میں اپنی روح کو تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں کیا تم نہ سمجھے کہ یہہ درخواست بڑے خطرے کی جانے کے وقت ہوتی ہے نہ بہشت میں جانے کے وقت مجھے عالم ارواح کے ہیبتناک غار میں اُترنا تھا تب میں نے اپنے باپ کی طاقت اپنی روح کی حفاظت کے لئے مانگی اور میں گہرے پاتال میں اُتر گیا اور باپ نے میری انسانی روح کو وہاں بھی خوب ہی سنبھالا۔ پس ثابت ہو گیا کہ اُسے عالم ارواح میں تین دن کچھ کام کرنا تھا جیسے تین برس اُس نے دُنیا میں کام کیا تھا آدم سے صلیبی موت تک جو مومنین وغیرہ مرگئے اُن کا حصہ بھی مسیح میں تھا ہم جسمانی شخصوں کے پاس وہ جسم میں ہو کے آیا مردہ روحوں کے پاس وہ مُردہ ہو کے روح میں گیا ہمارے پاس نہایت پست حالی میں آیا اُن کے پاس بھی روح میں پستی تک کہ ہادیہ ہے وہ

چلا گیا وہ گنہگاروں کا عوضی تھا اس لئے اُس کو ضرور ہوا کہ گنہگاروں کے مقام میں جو پاتال ہو جاوے اُس کی نسبت یہی لفظ لکھے ہیں (یسعیاہ ۵۳ : ۵ - ۱۰) گھایل ہوا کچلا گیا اُس پر سیاست ہوئی آ دیو نے اُسے گھایل کیا ابلیس نے اُس کو کچلا اور خدا باپ نے اُس پر سیاست کی کیونکہ وہ ہمارے گناہوں کا حامل تھا - پھر ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب صلیب پر اُس کی جان بدن سے نکل موت کی تاثیر دو طرفہ ظاہر ہوئی کہ اِدھر ہیکل کا پردہ پھٹ گیا تاکہ سب ایمان دار خدا کے گھر میں جائیں اور اُسے دیکھیں - اُدھر قبریں پھٹ گئیں کہ مُردگان سلف قبروں سے نکلیں - تو بھی ایک لاش نہ اُٹھ سکی جبتک کہ وہ تیسرے دن پہلے آپ نہ جی اُٹھا تیسرے دن تک قبریں پھٹی پڑی رہیں اس لئے کہ جب مسیح اُٹھ چکے تب وہ اُٹھیں گی کہ اُس کی موت سے لعنت مٹ گئی اور اُس کی زندگی سے زندگی آتی ہے - (متی ۲۷ : ۵۰ سے ۵۳) اب کہو کہ یہہ وقفہ تین دن کا قبروں کے پھٹنے اور لاشوں کے اُٹھنے کے درمیان کیوں واقع ہو گیا اس لئے کہ مسیح چور کے ساتھ بہشت میں گیا ہو یا اس لئے کہ عالم ارواح کے درمیان کچھ ضروری کام کرتا ہو جب لوٹے گا تب مومنین کی روحیں شادیانہ بجائیں گی -

اب ایک اور مقام ہو (۱ پطرس ۳ : ۱۸ سے ۲۱) روح میں جاکے اُس نے اُن روحوں کے پاس جو قید تھیں جاکے منادی کی جو آگے نافرمان بردار تھیں جس وقت کہ خدا کا صبر نوح کے دنوں جب کشتی تیار ہوتی تھی انتظار کرتا رہا - کسی نے کہا کہ یہہ مقام مشکل ہو میرے گمان میں اس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہو - اُس کے ظاہری معنے یہہ ہیں کہ اُس کا بدن تو قبر میں مُردہ پڑا رہا اور اُس نے اپنی روح میں ہو کے اُن روحوں کو منادی کی جو قید تھیں (یعنے عالم ارواح میں تھیں) اور یہہ وہ نافرمان بردار روحیں تھیں جنہوں نے نوح کے زمانہ میں نافرمانی کی جب کشتی تیار ہو رہی تھی اور خدا کا صبر منتظر تھا کہ وہ کشتی میں آویں مگر وہ نہ آئیں تھیں صرف آٹھ شخص آئے تھے اور وہی بچے تھے اسی طرح اب ہم بھی مسیحی بپتسمہ سے جو نیک نیتی سے خدا کو جواب دینا ہے بچے جاتے ہیں مسیح کے جی اُٹھنے کے سبب سے - نوح کی کشتی مسیحی بپتسمہ کی علامت تھی پس رسول کی نصیحت صرف یہہ ہو کہ مسیح پر ایمان لاؤ اور بپتسمہ پاکے مسیحی کشتی میں سوار ہو جاؤ کہ تم ضرور بچ جاؤ گے کیونکہ مسیح نے اولین و آخرین کے لئے ایک بار دُکھ اُٹھایا ہو - اگر ہم یہہ معنے قبول نہ کریں اور یوں کہیں کہ مسیح نے روح القدس میں ہو کے بعہد نوح منادی کی تھی تو ظاہری عبارت پر ظلم ہوگا اور ہم تحریف معنوی کرنے والے ٹھہرینگے - کیونکہ ہمیں لفظ (جس وقت) کو بلفظ (منادی) متعلق کرنا پڑیگا حال آنکہ اُس کا علاقہ عبارت میں لفظ (آگے) کے ساتھ ہو اور یہی اُس کا متعلق قریب ہو متعلق قریب کو چھوڑ کے متعلق بعید کی طرف ہم کیوں جائیں - پھر لفظ روح سے روح القدس مراد کیوں لیں جبکہ اُس کی مراد جسم کا ذکر موجود ہو تو اُسے مُردہ جسم کی روح کا بھی ذکر ہو روح القدس کا بیان کچھ بھی ذکر نہیں ہو - اور یہہ جو لکھا ہو کہ روح میں زندہ کیا گیا اس کے معنے یہہ ہیں کہ بدن مر گیا اور روح جو زندہ تھی اُس میں ہو کے اُس نے روحوں کو منادی کی کیونکہ موت میں صرف بدن مرتا ہو روح تو کبھی کسی کی نہیں مرتی کہ زندہ کی جائے - اور لفظ قید سے مراد شئول کی قید ہو نہ شیطانی قید جو بعض گنہگار فرشتوں کی نسبت مرقوم ہو اور اُس سے رہائی ناممکن ہو پس وہ روحیں شئول میں تھیں جہاں سب گنہگار رہتے ہیں اور یہہ جو لکھا ہو کہ منادی کی معلوم نہیں کہ کیا منادی تھی اور اُس کا نتیجہ کیا نکلا مگر یہہ ہم جانتے ہیں کہ مسیح قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے آیا تھا - (یسعیاہ ۴۲ : ۷ و ۶۱ : ۱) اور یہہ روحانی قیدی قسم قسم کے ہیں بعض لوگ بخوشی شیطان کی اطاعت کر کے اُس کے قیدی ہیں بعض جبراً قید میں ہیں بعض پھسلائے ہوئے ہیں اور پولس نے کہا کہ خدا نے سب کو بے ایمانی کی قید میں چھوڑا ہو تاکہ سب پر رحم فرماوے (رومی ۱۱ : ۳۲) پس ہم خدا کا عام بندوبست سب کو سُناتے ہیں کہ جو کوئی ایمان لا کے اِس دُنیا سے جاتا ہو وہی نجات پائیگا - تو بھی ہم نہیں جانتے کہ خدا جو سب کے دلوں کی جانتا ہو وہ بعض روحوں کے ساتھ اُن کی باطنی کیفیت کے مناسب کیا کچھ نہ کریگا ممکن ہو کہ بعض روحیں دوسرے جہان میں کچھ فضل حاصل کریں کیونکہ صاف لکھا ہو کہ اُس نے روحوں میں جاکے مُنادی کی اور یہہ کہ مغفرت کی کسیقدر اُمید آنے والے جہان میں بھی ہو دیکھو (متی ۱۲ : ۳۲ و افسی ۱ : ۲۱) اور اِن باتوں کو سُنکے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اب میں مسیح پر ایمان نہیں لاتا عالم ارواح میں جاکے دیکھا جائے گا کیونکہ جس نے اِس زندگی میں اپنی زندگی کو رد کیا وہ عالم ارواح میں ضرور محروم رہے گا پطرس کے بیان میں اُن روحوں کا ذکر ہو جنہوں نے کشتی بنتے ہوئے دیکھی اور نافرمان رہے کیونکہ وہ کشتی کا بھید نہ سمجھے تھے پس مسیح کو نہ پہچاننے والوں کا انصاف اور طرح سے ہو اور سن و سمجھ کے نہ ماننے والوں کا حال اور ہو (لوقا ۱۲ : ۴۷ و ۴۸) کو پڑھو ٭

حاصل کلام آنکہ رسولوں کے عقیدہ میں جو لکھا ہو کہ مسیح عالم ارواح میں جا اُترا اُس کا ثبوت (اعمال ۲ : ۳۱ و افس ۴ : ۵ و ۱ پطرس ۳ : ۱۸ سے ۲۱) ہو اور اس کی تائید لوقا ۲۳ : ۴۶ سے ہو - اور رسولوں کے عقیدے کی نسبت یہہ کہنا کہ وہ پچھلے زمانہ کا ہو رسولوں نے نہیں لکھا ہمارا بیان یوں ہو کہ البتہ بعض لوگ ایسا کہتے ہیں - لیکن بشپ بیوریج کی کتاب میں مرقوم ہو کہ بشپ امبروز صاحب اِس عقیدہ کو بہت سراہتے ہیں اور اُس کو مفتاح الانوار و الظلمات لقب دیتے ہیں - اور روفینس پریسٹ ایک حدیث سے کہتے ہیں کہ روح القدس کے آنے کے بعد رسولوں نے یہہ عقیدہ تالیف کیا تھا تاکہ ایمان کا پورا بیان لیکے ہر رسول کہیں جائے اور یہہ روفینس صاحب جیروم صاحب کے بڑے دوستوں میں سے ہیں پھر اگسطین صاحب کہتے ہیں کہ اس عقیدہ کا ایک ایک فقرہ ایک ایک رسول نے بولا تھا یوں یہہ مرتب ہوا ہو - ان کے سوا اور بہت بزرگ ہیں جو ایسی باتیں اِس عقیدے کی نسبت کہتے ہیں لیکن بعض ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کی عبارت کا ثبوت رسولوں کی طرف سے نہیں ملتا - میں کہتا ہوں کہ اگر اس کی عبارت رسولوں سے ہو تو بہت خوب بات ہو اور جو عبارت اُن سے نہیں تو مضامین اس کی ضرور اُن سے ہیں کیونکہ عہد جدید میں یہہ سب مضمون موجود ہیں - اور یاد رہے

کہ امور اختلافیہ میں مناسب نہیں ہے کہ ہم کلیسیا قدیم کی رفاقت کا ہاتھ ڈھیلا چھوڑیں کیونکہ دین کی کونسی بات ہے جس میں لوگوں کا اختلاف نہیں ہو اگر ہم اختلافوں کے درپے ہو کے دینی باتوں میں سست ہوتے جائیں تو شاید کوئی کوئی بات ہمارے ہاتھ میں رہیگی سارا دین اُڑ جائیگا یا اور ہی کچھ بن جائیگا جو قدیم عیسایوں کا نہ تھا اور یوں ہمسے گلّہ کے نقش قدم چھوٹ جائینگے واجب ہے کہ دینی معاملات میں ہم مسیحی گلّہ کے نقش قدم پر جائیں دیکھو کیا لکھا ہے (غزل الغزلات ۱: ۸) +

راقم

عماد الدین از امرتسر

ینگ منز کرسچن ایسوسی ایشن کا چوتھی سالیانہ کی انڈین نیشنل کنونشن

یہہ نیشنل کنونشن ۲۶ دسمبر ۱۸۹۶ء کی شام سے شروع ہوئی اور ۳۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کی شام کو ختم ہوئی۔ اِس کنونشن میں تین کلیساؤں کے لوگ موجود تھے۔ یعنی امریکن پریس بٹیرین۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ میتھوڈسٹ کلیساؤں کے لوگ۔ اور لوگ بہت دور دور سے تشریف لائے تھے۔ جیسا آگے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ اور اِن کے جمع ہونے کا خاص مقصد یہہ تھا۔ کہ انگریز۔ بنگالی۔ مدراسی۔ ہندوستانی۔ پنجابی وغیرہ عیسائیوں کے نوجوان فرزندوں کو اس تاریک ہندوستان کیطرف رجوع کریں۔ تاکہ وے خدا کے کلام پھیلانے کے واسطے تیار ہوویں۔ اور اپنی زندگی کو خدا کے کلام میں صرف کریں۔ اور ابھی سے اپنے کو خدا کے رستے پر چلائیں۔ اور بعضے اپنے آپ کو صرف اِسی کام کے واسطے خدا کو دیدیویں +

۲۶ دسمبر۔ آج شام کو سب مسیحی ہیڈ کوارٹرس میں جہاں اِس ایسوسی ایشن کا ایک بڑا ہال ہے جمع ہوئے۔ اِس وقت کوئی خاص لکچر نہیں دیا گیا۔ اول بابو کالی چرن بنرجی۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل جو اِس وقت کیواسطے چیرمین مقرر کئے گئے تھے۔ کھڑے ہوئے۔ اور لوگوں کیطرف مخاطب ہو کر بولے۔ کہ سب میٹنگ اور لکچر وغیرہ اِسی ہال میں ہوویںگے۔ اور پھر یوں کہنے لگے کہ ہمارا یہاں جمع ہونے کا خاص مقصد یہہ ہے کہ مسیحی نوجوان اپنے آپ کو خدا کے کام کیواسطے مخصوص کریں۔ اور اِس تا ایک ہندوستان میں جہاں جہاں ضرورت ہے یہہ تیار ہو ہو کر وہاں وہاں جاویں اور پاک کلام کی بشارت دیویں۔ اِن کے بعد جیمس سٹوکر صاحب بہادر جو نیویارک سے تشریف لائے تھے۔ اور جنہوں نے قریباً ۱۶ سولہ ہزار روپیہ اِس ایسوسی ایشن کے سکرٹری کو دیا ہے کہ ایک اور بڑی عمارت بنائی جاوے۔ جس میں نوجوانوں کو سال بھر میں چند ایک اور لکچر ملا کریں۔ اور یہہ صاحب یوں کہتے ہیں۔ کہ سرکار انگلشیہ نے اپنے ممالک فتوحات میں مختلف جگہوں پر روپیہ پیسہ بچانے کے واسطے بنک گھر کھول رکھے ہیں۔ اور جو لوگ اپنا روپیہ اُن میں رکھتے ہیں۔ اُن کو سود ملتا ہے۔ لیکن اِس وقت ہمارے اکٹھے ہونے سے ہمیں کیا سود ملتا ہے۔ ہمیں مسیحی نوجوان ملتے ہیں۔ سو اے نوجوانو! اپنے دلوں کو خدا کو دے دو اور اپنے بھائیوں کو بچانے کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ جواب تک خدا کے گلّے میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔ اور تم اِس عمر میں بہت کچھ کر سکتے ہو۔ کہ تم اپنے کالج یا سکول کے لڑکوں کے دلوں کو پھیر سکتے ہو۔ اپنا مسیحی چال چلن دکھانے سے۔ اپنی سچی گفتگو سے۔ اور پھر یوں کہتے ہیں۔ کہ ہماری اِس ایسوسی ایشن میں ایک شخص ممبر ہے۔ جس کی عمر ۹۰ سال کی ہے یہہ نوجوان کیسے ہوا۔ بیشک یہہ عمر میں تو بڑا ہے۔ مگر دل خدا کے واسطے جوان رکھتا ہے اور اس کے بعد کئی ایک گیت گائے گئے۔ اور لکچر ختم ہوئے +

۲۷ دسمبر۔ آج ڈاکٹر جے۔ ایچ۔ بیروس صاحب بہادر کا لکچر تھا۔ جو شکاگو سے تشریف لائے تھے۔ "اے نور افشاں" کے پڑھنے والو میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ کہ میں آپ لوگوں کو اِس لکچر کا خلاصہ نہیں دے سکتا ہوں۔ کیونکہ میں اِس لکچر کے سُننے کیواسطے نہ جا سکا۔ بسبب طبیعت کے علیل ہونے سے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ صاحبان معاف کرینگے۔

۲۸ دسمبر۔ آج جناب ڈی۔ مکافی صاحب بہادر ایم اے۔ کا لکچر تھا۔ جو مدراس سے تشریف لائے تھے۔ ان کا لکچر خاص اِس مضمون پر تھا۔ "صبح کا وقت" اے نوجوانوں تمہارے واسطے یہہ وقت بہت قیمتی ہے۔ اور اکثر نوجوان غفلت کر کے اِس وقت کو ضایع کر دیتے ہیں۔ اب اگر ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچے۔ کہ یہہ وقت کیسا ہے۔ اور یہہ وقت کس کے واسطے ہے۔ یہہ وقت برکت حاصل کرنے کے واسطے ہے اور اپنے خالق کو یاد کرنے کے واسطے ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک نوجوان اِس وقت کو خداوند یسوع مسیح کی بندگی کے واسطے خرچ کرے۔ جبکہ اُس کے خیالات پاک ہیں اور ابھی دُنیا کے کاموں کی طرف خیالات نہیں دوڑے ہیں۔ اِس وقت وہ اپنے نجات دہندے کو یاد کرے۔ نہ ایک دن نہ دو دن نہ تین دن۔ بلکہ ہمیشہ تک۔ جبتک کہ خدا نے اُس کو اِس دُنیا میں رہنے کے واسطے زندگی دی ہے۔ وہ اِس وقت دعا کرنے کی عادت ڈالے۔ اور گھنٹہ آدہ گھنٹہ پون گھنٹہ اِس کام میں صرف کرے۔ اگر نوجوان صبح کو سورج نکلنے سے پیشتر اُٹھتا ہے۔ اور اپنی بیبل شریف پڑھنے کیواسطے کسی قسم کی روشنی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ تو چاہیے وہ بائبل شریف کی ایک ہی آیت کو لیوے۔ اور اُسی کو خوب سوچے۔ اور پھر دعا کرے۔ اور اِسطرح شیطان دور ہو دیگا۔ اور اُس میں خدا کی رُوح پاک آکر اپنا مسکن کریگی +

دوسرا لکچر ڈاکٹر ولبرٹ، وایٹ صاحب کا تھا۔ جو شکاگو سے تشریف لائے تھے۔ اِن کا لکچر خاص اِس مضمون پر تھا "بائبل شریف کا مطالعہ"۔ ڈاکٹر صاحب پہلے ہر ایک نوجوان کے آگے اِن سات باتوں کو پیش کرتے ہیں۔ جو کہ بہت ضروری ہیں +

(۱) بائبل شریف کا مطالعہ بلاناغہ ہونا چاہئیے +
(۲) " " " " " مختلف وقتوں میں ہونا چاہئیے +
(۳) " " " " " بہ لحاظ بائبل شریف کی کتابوں کے ہونا چاہئیے۔ مثلاً۔ مقدس متی۔ مرقس وغیرہ +
(۴) " " " " " بہ لحاظ اِن کتابوں کے ابواب کے موافق ہونا چاہئیے +
(۵) " " " " " بہ لحاظ دلیلوں کے ہونا چاہئیے +
(۶) " " " " " بہ لحاظ لفظوں کے ہونا چاہئیے +
(۷) " " " " " بہ لحاظ مضمون کے ہونا چاہئیے +

ہرایک مسیحی نوجوان کے واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ بائبل شریف کے مطالعہ کرنے سے پہلے اِن سات باتوں کیطرف غور کرے۔ اور اِن سات باتوں کو ہمیشہ تک یاد رکھے۔ اور پھر وہ بائبل شریف کو تین بڑے حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) خدا کا اول ظہور۔ اِس میں کُل پُرانا عہدنامہ شامل ہے +

(۲) خدا کا حقیقی ظہور۔ یعنی خداوند یسوع مسیح کا تولد ہونا جس میں مقدس متی۔ مرقس۔ لوقا۔ اور یوحنا شامل ہیں +

(۳) خدا کا آیندہ ظہور۔ اِس میں رسولوں کے اعمال۔ پولس رسول کے خط ...... مکاشفات شامل ہیں۔

جو کوئی چاہتا ہے۔ کہ بیبل شریف کا مطالعہ کرے۔ اور خداوند یسوع مسیح کے مجسم ہونے کو سمجھے۔ اُس کو چاہئیے۔ کہ پہلے دوسرے حصے سے مطالعہ کرنا شروع کرے۔ اور اُس میں سے مقدس یوحنا کی انجیل کو شروع کرے۔ اور پھر ڈاکٹر صاحب یوں کہتے ہیں۔ کہ یہہ کلیساؤں کے خادموں کی غلطی ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں کہ جب کوئی نوجوان مسیحی یا غیر اُن کے آگے اپنی کوئی مشکلات دینی پیش کرتا ہے تو وہ منطق اور فلاسفی کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور اِن علموں کے ذریع اُن کی مشکلات کو حل کردیتے ہیں۔ نوجوان اُس وقت سمجھ جاتا ہے۔ مگر چند روز کے بعد پھر بھول جاتا ہے۔ کیونکہ ہرایک میں یہہ نعمت نہیں ہے۔ کہ اِن علموں کو بخوبی سمجھے۔ اُن کو چاہئیے۔ کہ جواب دینے میں منطق اور فلاسفی کو استعمال نہ کریں اور سہل طور سے سمجھائیں۔ جو ہمیشہ کے واسطے ذہن نشین ہوجاوے اور پھر وہ یہہ خاکا کھینچتے ہیں۔ اور مسیحی نوجوانوں کو بتلاتے ہیں۔ اگر وے چاہیں۔ تو اِس قسم کے خاکے کھینچ کر بائبل شریف کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔ اور اِن نقشوں کو ضایع نہ ہونے دیں۔

"زندگی"

"تم میں زندگی ہوئے"

اور بہت سے اور معجزے یسوع نے جو اِس کتاب میں نہیں لکھے گئے اپنے شاگردوں کے سامنے دکھائے۔ لیکن یہہ لکھے گئے تاکہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اور تاکہ تم ایمان لاکے اُس کے نام سے زندگی پاؤ +

دُنیا کا

مقدس یوحنا
باپ
مقدس
متی
بیٹا
مقدس یوحنا
۲۰ باب ۳۰-۳۱
مقدس مرقس - لوقا
روح القدس
پُرانا
نیا
عہدنامہ
عہدنامہ

کفارہ

مُقدس یوحنا رسول کی انجیل کا سرسری طور سے مطالعہ

"اعتقاد"	"شہادت"
(۱) اعتقاد کی مثالیں	مقدس یوحنا ۵ باب ۳ سے ۴ آیت تک
(۲) بے اعتقادی کی مثالیں	(۱) یوحنا اصطباغی کی گواہی
(۳) اعتقاد کا رفتہ رفتہ بڑھنا	(۲) خداوند یسوع مسیح کے بڑے کاموں کی گواہی
(۴) بے اعتقادی کا رفتہ رفتہ بڑھنا	(۳) باپ کی گواہی
(۵) اعتقاد کا بھید	(۴) پُرانے عہدنامے کی گواہی
(۶) بے اعتقادی کا بیان	(۵) خداوند یسوع مسیح کی خود گواہی
(۷) اعتقاد کا نتیجہ	(۶) مختلف نبیوں کی گواہی
(۸) بے اعتقادی کا نتیجہ	(۷) روح القدس کی گواہی
(۹) اعتقاد کا فرض	
(۱۰) بے اعتقادی کا گناہ	
(۱۱) اعتقاد کا وقت	
(۱۲) اعتقاد کا مقصد	

اور پھر ڈاکٹر صاحب نوجوانوں کو ایک اور بات بتلاتے ہیں کہ کوئی نوجوان جو بائبل شریف کی کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ فرض کیا اگر وہ "پولس رسول کا خط فلپیوں کو" جو اُس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ تو ان تین باتوں کیطرف غور کرے۔ نہ صرف اِسی کے واسطے بلکہ ساری بائبل شریف کیواسطے اِن تین باتوں پر غور کرنا ضروری ہے +

(۱) جو کچھ مجھکو فلپیوں کا خط سکھلاتا ہے۔ میں اُس پر اعتقاد رکھوں +

(۲) جو کچھ مجھکو فلپیوں کا خط سکھلاتا ہے۔ میں اُس کے موافق ہوؤں +

(۳) جو کچھ مجھکو فلپیوں کا خط سکھلاتا ہے۔ میں اُس کے موافق کروں +

تیسرا لکچر۔ جناب فرنک انڈرسن صاحب بہادر بی۔ اے کا تھا۔ جو بمبئی سے تشریف لائے تھے اِن کا مضمون "انجیل شریف کی بشارت" پر ہے۔ اور وہ یوں فرماتے ہیں۔ کہ انجیل شریف کی بشارت دینے کے واسطے ہمیں یہہ حکم نہ کسی شخص نہ کسی بادشاہ کی طرف سے ملا ہے۔ اگر کوئی جاننا چاہے۔ کہ پھر یہہ حکم کس کی طرف سے ملا ہے۔ تو وہ کیا کرے۔ اور کس کے پاس جاکر دریافت کرے۔ اُسکو صعود کے پہاڑ کے پاس جانا چاہئیے۔ وہاں سے یہہ حکم خدا کے بیٹے خداوند یسوع مسیح کیطرف سے ملا ہے۔ دیکھو مقدس مرقس ۱۶: ۱۵ و ۱۶۔ کہ جاؤ۔ اور اِس دُنیا کی ہرایک مخلوقات کے آگے انجیل کی منادی کرو۔ اگر ہم اُس کے مقدس چہرے کیطرف دیکھیں۔

کہ وہ کیا کہتا ہی۔ وہ یہہ کہتا ہی۔ جو میرے نام پر ایمان لاتا ہی۔ اُس کو باپ۔ بیٹے اور روح کے نام سے بپتسمہ دو۔ اب ہم سب جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سب نے ہندوستان میں انجیل شریف کی منادی کرنے کے واسطے ذمہ لیا ہی۔ ہمارے آگے بہت مشکلات ہیں۔ اول اسی ہندوستان میں ۱۰۱ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور بہت سے مختلف فرقے ہیں۔ جیسے ہندو مسلمان۔ پارسی۔ بدھ وغیرہ اور پھر ان فرقوں کے اور اور چھوٹے چھوٹے فرقے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پھر کیا ان مشکلات کے سبب سے اس کام کو چھوڑ دیویں۔ ہرگز نہیں۔ ہم کیوں خدا کے حکم کو توڑیں ہم کو اُن مشکلوں کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اور وہ خود ہمکو طاقت عنایت کریگا۔ اور ہم پر اپنی روح پاک نازل کریگا۔ اگر اب ہم خود ہی یہہ سوال کریں۔ اے خدا وہ دن کب آویگا۔ جب سارا ہندوستان مسیحی ہو جاویگا تو بعض نااُمید ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمیں نااُمید نہ ہونا چاہیے کیونکہ یہہ حکم الٰہی ہی۔ اور خدا باپ خود ہمیں طاقت دیگا۔ کہ ہم اُس کے کلام کی بشارت دیں۔ اور وہ دن جلد آویگا۔ اور بعضے ہم میں سے دیکھینگے بھی۔ کہ سارا ہندوستان مسیحی ہی۔ مسیح کا نام مبارک ہووے آمین +

۲۹ دسمبر۔ آج کا پہلا لکچر پھر ڈاکٹر ولبرٹ وایٹ صاحب کا تھا بائبل شریف کے مطالعہ پر جس کو وہ ۲۸ تاریخ بسبب وقت نہ ملنے کے پورا نہ کر سکے۔ میں نے اس لکچر کو ۲۸ کے لکچر کے ساتھ ملا دیا ہی۔ تاکہ سلسلہ قایم رہے +

دوسرا لکچر۔ بابو کالی چرن بنرجی۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل کا تھا۔ جو کلکتہ کے ہیں۔ ان کا لکچر اس مضمون پر ہی۔ کہ ہندوستانی مسیحی نوجوان اپنے آپ کو "خود سنبھالیں"۔ اور بابو جی یوں فرماتے ہیں۔ کہ ہماری ینگ منز کرسچن ایسوسی ایشن میں بہت سے ممبر ہیں۔ جو بنگالی۔ مدراسی وغیرہ ہیں۔ جنکو ایسوسی ایشن کے واسطے کچھہ نہیں دینا پڑتا ہی۔ اور جو بنگالی۔ مدراسی وغیرہ منادی کے واسطے بہ طور مشنری کے دوسری جگہوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اُن کے اخراجات یورپین ممبر دیتے ہیں۔ سو چاہیے کہ یہہ اپنا بندوبست اسی ایسوسی ایشن کے ماتحت علیحدہ کریں۔ اور اپنے روپے پیسے سے اپنے منادادھر اُدھر بھیجیں اور ضرورت کے وقت جب امر مجبوری ہی تو اپنے بھائی یورپین ممبروں سے مدد لیویں + بعض مشنری یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ ایسوسی ایشن ہمارے نوجوانوں کو لے لیتی ہی۔ لیکن اُن کا یہہ خیال درست نہیں۔ یہہ اُن کے نوجوانوں کو تو لیتی ہی۔ بیشک۔ مگر اگر وہ خیال کریں۔ آیا درحقیقت یہہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے واسطے لے لیتی ہی یا نہیں۔ یہہ ایسوسی ایشن اُن کے کاموں کو لیتی ہی۔ اُن کا کام ہی کہ نوجوانوں کو دینی تعلیم و تربیت کی طرف رجوع کریں یہہ اُن کے اس کام کو لے لیتی ہی۔ اور اُن ہی کے واسطے اُن کے نوجوانوں کو تیار کرتی ہی۔ تاکہ یہہ جاویں۔ اور ہندوستان میں منادی کریں +

تیسرا لکچر۔ مسٹر دی۔ اس عزرا کا تھا۔ جو مدراس سے تشریف لائے تھے یہہ صاحب اپنے علاقے کی رپورٹ سناتے ہیں۔ کہ کام چاروں مشنوں میں مدراس کے علاقے میں ترقی پر ہی۔ یعنی میتھوڈسٹ۔ امریکن چرچ سی۔ ایم۔ ایس۔ ایس۔ پی۔ جی۔ لہذا پہلے تین مشنوں کے نوجوان اس ایسوسی ایشن کے ممبروں کی بہت مدد کرتے ہیں۔ خدا کام میں اور بہت برکت دیوے۔ تاکہ اُس کے گلے میں بہت سے لوگ شامل ہوویں +

۳۰ دسمبر۔ آج کا لکچر۔ جناب۔ اے۔ پی۔ سنٹو کول صاحب کا تھا۔ جو کلکتہ کے ہیں۔ ان کا لکچر کالج اور سکول کے لڑکوں پر ہی۔ اور وہ یوں کہتے ہیں۔ کہ طالب علموں کو چاہیے۔ کہ اپنے کالجوں اور سکولوں میں دینی میٹنگ جاری کریں اور اس میٹنگ میں صرف طالب علموں کو شامل کریں۔ اگر پروفیسر اور اُستاد بھی شامل ہونا چاہیں۔ تو اُن کو بھی شامل کریں۔ اور اس دینی میٹنگ کے جاری کرنے سے پہلے طالب علموں کو ان باتوں کیطرف زیادہ توجہہ دینی چاہیے +

(۱) جس کمرے میں یہہ میٹنگ ہووے۔ وہ کمرہ سیدھا سادہ۔ چھوٹا۔ اور آرامدہ ہووے۔ اور کمرہ بڑی خاموش جگہہ پر ہووے +

(۲) ایک خاص دن اور ایک خاص وقت پر ہونی چاہئیں +

(۳) اور وقت و دن مقررہ پر عمل کرنا چاہیے۔

(۴) یہہ میٹنگ ہفتہ میں ایک بار ضرور ہونی چاہیے۔

(۵) اس میٹنگ کیواسطے کم سے کم آدھا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ گھنٹہ صرف کرنا چاہیے +

(۶) میٹنگ کے ممبروں کو مقررہ وقت میں ضرور حاضر ہونا چاہیے +

(۷) میٹنگ کیواسطے ایک چیرمین ہونا چاہیے +

(۸) میٹنگ کے مضمون ہر ہفتہ میں متفرق ہونے چاہیے۔

(۹) میٹنگ کے ہر ایک ممبر کو باری باری کسی دینی بات پر ۵ منٹ تک لکچر دینا چاہیے +

(۱۰) میٹنگ میں ایکدو گیت بھی گانا چاہیے +

(۱۱) میٹنگ میں زیادہ تر طالب علم ہوویں +

(۱۲) میٹنگ ضرور بہ ضرور دعا کے ساتھہ شروع ہووے اور دعا کے ساتھہ ختم ہووے +

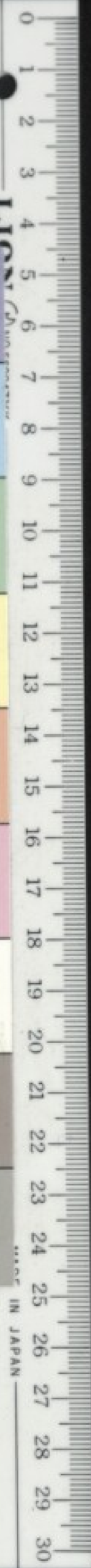
اس کے بعد ایک صاحب نے ایسوسی ایشن کی رپورٹ سنائی۔ جس سے صاف معلوم ہوا۔ کہ کام بہت ترقی پر ہی۔ اور روپے پیسے کی ایسوسی ایشن میں کمی نہیں۔ بلکہ زیادتی ہی۔ اور پھر چند ایک گیت گائے۔ اور آخری گیت الوداع کا گیت تھا ہر ایک ممبر نے جو اس وقت حاضر تھا۔ ایکدوسرے کا ہاتھ پکڑکر اس گیت کو گایا۔ اور اس کے بعد یہہ کنونشن ختم ہوئی +

تمت

تہور خان نخیالہ

طالب علم بشپس کالج

کلکتہ



سمرنا - ۵ نومبر ۱۸۹۶ء

پیاری مس پارک صاحبہ آپکی ہنڈوی تعدادی ۳۲ پونڈ ۱۹ شلنگ۔ جس کو مس ہارلٹ صاحبہ نے تصدیق کیا ہے۔ درست پہنچی۔ بیماری کی وجہہ سے اب مس ہارلٹ صاحبہ امریکہ میں ہیں آپکی چٹھی مورخہ ۲۷ اگست ۱۸۹۶ء کے جواب کی تاخیر کا سبب یہی ہوا۔ میں نے آپکی چٹھی مورخہ ۱۷ اکتوبر موسومہ مس ہارلٹ صاحبہ کو کھول لیا تھا۔ اور اس میں قطعہ دویم ہنڈوی تعدادی ۳۲ پونڈ ۱۹ شلنگ در قطعہ اول ہنڈوی تعدادی ۱۴۷ فرانکس ۷۰ سینٹس برآمد ہوئے۔ اس چٹھی کو میں مس ہارلٹ صاحبہ کے دستخط کے لئے امریکہ کو روانہ کرتا ہوں آپنے بذریعہ اخبارات آرمینیا والوں کی خوفناک حالت کی نسبت بہت کچھ دیکھا ہوگا۔ میں اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں دیکھتا۔ سوائے اس کے کہ جو کچھ آپ نے اخبارات میں پڑھا۔ نہ صرف مبالغہ سے مبرا ہے بلکہ زبان ان مظالم کے بیان سے جو اُن لوگوں نے اُٹھائے ہیں اور اُٹھا رہے ہیں قاصر ہے۔ میرے پاس صرف کل ہی مسٹر ونگ گیٹ قیصریہ کے مشنری کی چٹھی آئی جس میں وہ مقام ایورک میں ایک سو آدمیوں کے قتل کئے جانے اصانُ کی دوکانات اور گھروں کے جلائے جانے کے حالات تحریر کرتے ہیں۔ یہہ وقوعہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو واقعہ ہوا۔ اور میرے پاس مختلف اندرونی حصوں سے چٹھیات جن سے اسی قسم کا خوف اور اندیشہ عیاں ہوتا ہو آرہی ہیں۔ باقی آرمینین سخت تنگدستی اور خوف میں مبتلا ہیں بہت سے اِن میں سے تکلیفات سے جو وہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور آیندہ جاڑا کی فاقہ کشی کی نسبت خوشی سے موت منظور کرنے کو تیار ہیں۔ مشنری صاحب خیال کرتے ہیں۔ کہ ملک کے بعض حصوں میں آیندہ جاڑے میں پچھلے جاڑے کے برابر امدادی کام کی ضرورت پڑے گی۔ میں مقام ایجن کے خوف عام قتل کی رپورٹ ارسال کرونگا۔ حال کے اتوار کے پروٹسٹنٹ گرجہ میں مقام ایجن میں حاضرین جماعت کی تعداد دو سو ڈیڑھ تھی۔ جن میں آدمی صرف ۱۰ ہی تھے اور باقی عورتیں اور بچے تھے۔ یہانتک تو سمرنا محفوظ رہا ہے۔ اور ہمکو اُمید ہے کہ ایسا ہی رہے۔ کیونکہ ہماری اس خوبصورت خلیج میں ۲۲ غیر سلطنتوں کے جہاز چل رہے ہیں۔ جن میں سے چار امریکہ والوں کے ہیں۔ سمرنا اپنی نسبتی سلامتی کے باعث غریبوں کے لئے جو اس میں آئے۔ جائے پناہ رہا ہے۔ علاوہ ازیں یہہ ایسا بندرگاہ ہے جس میں سے آرمینیا والے بچکر انگلینڈ اور امریکہ جا سکتے ہیں۔ ہمکو اس سرما میں بڑی تکلیف کا اندیشہ ہے۔ میں آپ کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ آپکی بخششیں اس موقعہ پر ان غریب پامال شدہ لوگوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی مہربانی متصور ہوگی۔ ازراہ عنایت ہندوستان کے بخشش کنندگان کی خدمت میں لکھدیں کہ اگرچہ یہہ امر مشکل ہے۔ کہ ہم ان کے روپیہ کے تقسیم کی تفصیل درج کریں۔ تاہم۔ ہم اس روپیہ کو ایک پاک خدمت جان کر بڑی کفایت سے تقسیم کرتے ہیں۔ اگر مجھکو موقعہ ملا۔ تو کسی وقت مفصل تفصیل آپکے زر تقسیم شدہ کی ارسال خدمت کرونگا ✦ آپکا صادق خادم

پی سیکناٹن امریکن مشن سمرنا

مترجم خاکسار

مسیح الدولہ ملا

ہارپوٹ - ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء

مجھکو کل ایک ذی عزت آرمینین کے ساتھ جو ابھی علم ایجن سے اپنی شادی شدہ ہمشیرہ کو جس کا خاوند اور خورد سالہ لڑکا قتل ہوگئے۔ لیکر واپس آیا ہے۔ ایک لمبی گفتگو کا اتفاق پڑا۔ وہ سمی کا مکام کا دوست ہے اور اُس نے یہاں کے ولی اور جنگی پاشا کی سفارشی چٹھیاں لے لیں۔ شہر کو آتے وقت اُس نے دریائے فرات کے کنارے ۲۵ مردہ لاشیں شمار کیں لعبد ازاں وے سرکار کے حکم سے دریا میں پھینکدی گئیں۔ وے غالباً پنگن گاؤں کی تھیں۔ اِس گاؤں کے لوگ قسطنطنیہ میں کام کرتے ہیں۔ اِس امر کی نسبت شبہہ ہے کہ آیا تمام ضلعی علاقے میں اس سے زیادہ تعمیر شدہ کوئی گاؤں ہو۔ اگرچہ ایجن سے چھہ گھنٹے کا راستہ ہے۔ اور یہہ لیوس ولایت کا علاقہ ہے۔ میرا دوست بیان کرتا ہے کہ جو کچھ مجھکو معلوم ہو سکا۔ اِسحبہ ایجن کی نسبت زیادہ نقصان ہوا۔ اور اُس کی سمجھ کے بموجب ایجن کا ابوکیر اور ملاطائی کی نسبت زیادہ نقصان ہوا۔ شہر میں آدمی بقدر کم ہوگئے ہیں۔ کہ اُن کی آبادی کا صحیح نقشہ تیار کرنا مشکل ہے اس کے ملاحظہ سے مال گذاری کی فہرست اور تخمینہ کا نقشہ گذرا مقتولوں کی تعداد گیارہ اور بارہ سو کے درمیان ہے۔ جو مذکر بارہ سال کی عمر تک دستیاب ہوا۔ اس کو قتل کیا قتل عام بروز منگل پندرہ ستمبر ۱۸۹۶ء سے شروع ہوکر ۱۷ ستمبر ۱۸۹۶ء جمعرات کی شام تک رہا۔ اخبار ٹائمس کے کارسپانڈنٹ مقیمہ قسطنطنیہ نے ۱۷ تاریخ اس مضمون کی تار خبر روانہ کی کہ گورنمنٹ نے اپنے معتمدان حاضر باش غیر سلطنتوں کو اطلاع دیدی کہ آرمینیا والے اپنے گھروں کو آگ لگا کر شہر کے اوپر کی جانب ایک جگہہ چلے گئے۔ جب سپاہیوں نے انکو اپنے گھر پر آنے کی ترغیب دی۔ تو آرمینیا والوں نے اُنپر بندوقیں فائر کیں مگر جلد امن قایم کردیا گیا۔ حقیقت یہہ ہے۔ کہ عیسائیوں کو اس تکلیف کے دو ہفتہ پیشتر اشتہار ہوگیا تھا۔ اس مصیبت کے واقعہ ہونے سے پیشتر آرمینیا والوں کے سرگروہوں کو گورنمنٹ نے طلب کرکے کہا۔ کہ تمہارے درمیان دس مفسد آدمی ہیں۔ اگر تم اُن کو ہمارے حوالے کردو تو بہتر ورنہ تمکو نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ چونکہ ایسے لوگوں کا نام وغیرہ نہیں بتلایا گیا تھا۔ اس لئے آرمینیا والوں نے کہا کہ ہم تو ایسے آدمیوں سے واقف نہیں۔ سرکار کے نزدیک یہہ امر نہایت آسان ہے کہ اگر اُن کے نام معلوم ہوں۔ تو اُن کو پکڑ کر سزا دیدی جائے۔ سپاہیوں میں بھی اُس روز شہر کے انتظام کرنے کی نسبت زیادہ سرگرمی تھی۔ بسبب خوف کے عیسائی دوکانیں بند کردی گئیں۔ مگر دوسرے روز جیسا میں نے پہلے رپورٹ کی۔ گورنمنٹ کے حکم سے کھولی گئیں

بازار کو سپاہیوں نے پھر گھیر لیا سگنل فایر ہوئے پر لوٹ اور آتشزدگی کا کام شروع ہوگیا - ایک ترک بھی قتل نہیں ہوا- سرکاری بیان کے باطل کرنے کے لئے یہی کافی ہے- میرے دوست کے تخمینہ کی رو سے تقریب دو تہائی مکان جلائے گئے- مگر لوٹ سے ایک گھر بھی نہ بچا- مستورات اور بچوں کے حالات نہایت افسوسناک ہیں - ڈاکٹر کیش صاحب اوکیر سے رپورٹ کرتے ہیں - کہ عیسائی آبادی کی تعداد ایکسال پیشتر گیارہ ہزار دو سو اسی تھی جس میں سے ایک ہزار ایک سو کبھر انتقال کر گئے ہیں- ایک ہزار اکیسو اسی بیوائیں - ایکہزار آٹھ سو تریتالیس یتیم ہیں- اور ایک ہزار پچیس گھر جلائے گئے اور چھ سو چونسٹھ ویران چھوڑے گئے -ہمارے دوست اس ہفتہ انجمن کو جاتے ہیں - کرد لوگ جو ہمارے قرب وجوار میں ہیں صاف بیان کرتے ہیں- کہ ہمکو اس ملک میں قتل عام کا حکم ۱۷ ستمبر ۱۸۹۶ء کو ملا - میں نے پیشتر ہی اطلاع دیدی ہے کہ جو ترکیوں نے اس موقعہ پر خبریں دیں اُن سے خوف پیدا ہوگیا تھا +

نوٹ از مترجم - ناظرین نورافشاں کو معلوم ہوگا کہ ان تمام مظالم کی بنیاد مذہبی تعصب پر ہے- چونکہ آرمینیا والے بہ لحاظ آبادی اور علمی لیاقتوں کے ترکوں کی نسبت زیادہ بڑھ گئے تھے اس لئے بموجب قانون سلطنت اُن کو مسلمانوں کے برابر حقوق دینے پڑے مگر یہہ امر مسلمان اہلکاروں کو ناگوار گذرا اس لئے عیسائیوں کی تعداد گھٹانے سے اس کا دفیعہ کرنا چاہا کیا خوب تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی +

مترجم

مسیح الدولہ

وفات کی خبر

مسز جے ڈینیل ۱۸ ماہ دسمبر کو چار چھوٹے چھوٹے بچے جن میں سے سب سے چھوٹا دس دن کا تھا چھوڑ کر گجرات میں فوت ہوگئی

واقعات و آرائیں

سرکاری خبر

امتحان مقابلہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران کا نتیجہ مشتہر کرنے میں جو توقف واقعہ ہوئی اُس کا باعث یہہ ہے کہ کمیٹی ممتحنان کے (جو پرچہ ہائے کی تجویز کرنے اور نمبر لگانے کی ذمہ وار ہیں) یہہ رائے تھی کہ پرچہ تواریخ بموجب مقررہ معیار کے نہ تھا اور اس باعث سے اُنہوں نے یہہ تجویز کی کہ اُن امیدواران کا جنہوں نے مضامین لازمی میں امتحان پاس کر لیا ہے تواریخ کے مضمون میں پھر امتحان لیا جاوے چنانچہ دوسری دفعہ امتحان ۹ جنوری ۱۸۹۷ء کو لیا گیا تھا اور نتیجہ عنقریب مشتہر کیا جاویگا +

پنڈت گوپال چندر شاستری ایم اے

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ صاحب موصوف جو سابق میں سب ڈپٹی مجسٹریٹ اور سب ڈپٹی کلکٹر رہ چکے ہیں اور کہ جن کے ۱۸۹۶ء ہی کے اگست میں مسیحی ہو جانے پر بعض عام اُردو اخباروں میں بڑی برہم اور ہاے واے ہوئی تھی کہ ان کو دھوکے سے عیسائی بنایا گیا وغیرہ وغیرہ - کچھ عرصہ سے ان کی ہم سے خط وکتابت ہے فی الحال صاحب ممدوح مدراس میں مقیم ہیں اور وہاں علم آلہی کے مطالعہ میں مصروف ہیں - آپکے والد ماجد چھیاسی برس کے ابتک زندہ موجود ہیں - آپ بنگال کے اعلیٰ اور نامور گورو برہمن خاندان سے ہیں - پادری گولک ناتھ صاحب مرحوم سے آپکا ایک دور کے سلسلے میں رشتہ بھی ہے پہلے آپ مجسٹریٹ درجہ اول تھے اب مہاراجہ مانی پور کے وزیر اعظم ہیں +

حال ہی میں پنڈت گوپال چندر صاحب نے مدراس

ستھیاناد ہن میموریل ہال میں ایک عام جلسہ کے سامنے پادری گولک ناتھ مرحوم کے حالات پر ایک انگریزی لکچر دیا - وہاں کے کتھیڈرل کے چیلین چیرمین موجود تھے چنانچہ مدراس کے تمام نامی اخباروں میں اس لکچر کا ذکر پایا جاتا ہے اور چونکہ یہہ لکچر نہایت دلچسپ ہے اس لئے صاحب ممدوح کا ارادہ ہے کہ وہ خود اسکو شایع فرماویں - اِس کے شایع ہونے پر اُمید ہے کہ پادری گولک ناتھ صاحب کے اسلاف کے حالات نہایت خوبی اور عمدگی سے منکشف ہونگے +

اخبار مسیحی

میں مسیحی کے مضامین کی تعریف کرتا ہوں - اور میں نے اُس سے بہت فائدہ اُٹھایا - غالبًا اوروں نے بھی اُٹھایا ہوگا- مگر میری ایک عرض ہے- اُمید کہ مسیحی کے کارکن میری اس عرض کو گستاخی نہ سمجھکر اس پر غور کرینگے کیونکہ میں نے مسیحی محبت سے لکھا ہے اور اِس غرض سے کہ آپ کے کام پر برکت ہو - اور وہ یہہ ہے- ہم مسیحی کے کارپردازوں کے منہہ سے ہمیشہ یہی سُنتے رہے کہ ہمیں نفع اور قیمت کی وصولی سے چنداں غرض نہیں - ناداروں کو جو غریب مسیحی ہیں اور قیمت نہیں دیسکتے مفت دیا کریگا - کیونکہ ہمیں صرف یہہ غرض ہے کہ کلیسیا میں روحانی ترقی ہو - مگر سال کے شروع ہوتے ہی اُنہوں نے ایسی حالت بدلی کہ گویا گذشتہ سال اُن کی سوداگری کو بہت نقصان ہوا - جنہوں نے گذشتہ سال کی قیمت نہیں دی معاً پرچہ بھیجنا بند کر دیا - بعض شاید میرے جیسے دینے کی حیثیت بھی رکھتے تھے مصلحتًا یا قحط سالی کی وجہہ سے نہ دی ہوگی - کسی کا خیال نہیں کیا - گذشتہ سال ہی سے اُن کے کام اور کلام میں فرق معلوم ہوتا تھا - چنانچہ ایک غریب مسیحی کا پرچہ اسی بنا پر بند کر دیا کہ وہ قیمت نہیں دے سکتا - میں نہیں کہتا قیمت نہ لیویں - ضرور لیویں - مگر بات یہہ ہے کہ دیگر اخبارات کی طرح آپ یہہ کہہ سکتے تھے کہ بغیر قیمت کے کسی کو نہیں ملے گا - کیا بہتر نہ ہوگا اگر اب آپ ایک ایسا نوٹ دیدیویں کہ آیندہ





بغیر قیمت وصول کئے کسی کے نام بھی روانہ نہیں کیا جاویگا +

راقم

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستتر دارند
جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را

ینگ منس لٹریری کلب کا اثر

عرصہ چار ماہ سے شہر اجمیر میں ایک کلب موسومہ ینگ منس لٹریری کلب جاری ہوا ہے اس کی نمایاں ترقی کی نسبت اتنا ہی لکھنا کافی ہوگا کہ اس کے ذریعہ نوجوانان کی اخلاقی حالت بہت ہی کچھ درست ہوگئی ہے۔ آجکل تھیٹریکل کمپنیوں کا زور شور جیسا کچھ یہاں پر ہے وہ عوام پر روشن ہے۔ ان کمپنیوں کے مالکان نے شری بابو جوگیندر ناتھ سیل پریسیڈینٹ کلب ہذا کے پاس ۳۰ اشخاص کے لئے فری پاس بھیجا مگر صاحب موصوف نے جو کہ تھیٹرس کے عیوب سے بخوبی واقف ہیں ہرگز ہرگز جانا پسند نہ کیا علاوہ ازیں مسٹر نیاز احمد صاحب - بی - اے - سکرٹری کلب ہذا کی جانفشانی کا یہہ ثمرہ ظہور میں آیا کہ تماشہ کے نوٹس تک پڑھنے کی قسم کھالی۔ مبارک مبارک مبارک •

بڑا دن اجمیر

آجکل جبکہ غیر اقوام اپنے جلسے جابجا کر رہے تھے کہ اسی عرصہ میں مسیحیوں نے بھی اس بات کا بیڑا اُٹھایا کہ ہر ایک کلیسیا کی جانب سے خاص خاص جلسے ہونا شروع ہوئے۔ مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک جلسہ "فورڈم ہوم واکرنج" میں فراہم ہوا جس میں علاوہ مسیحیوں کے روسا واعظم شہر اجمیر بھی شامل تھے۔ اِس جلسہ کا تمام انتظام والنٹیری طرز پر تھا۔ مسٹر ازرک تاراچند - مسٹر جمیس تاراچند و ہیڈ ماسٹر صاحب فورڈم سکول نے علاوہ کھانے پینے کے کھیل کود کا ایسا انتظام کیا کہ غیر اقوام تک عش عش کرتے تھے - دی چیپلن آف اجمیر نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے - یہاں پر اتنا کہنا کافی ہوگا کہ مسیحیوں کے جلسوں نے دیانندیوں کے تختے ڈھیلے کردئے اچھا کیا +

اِنڈین کرسچن ایسوسی ایشن

اِس ایسوسی ایشن میں کچھ جان پڑگئی ہے۔ اِس کا خاص جلسہ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو بر بنگلہ جناب پادری تاراچند صاحب فراہم ہوا۔ اِس میں ایک لکچرار صاحب نے ولایتی پادری صاحبان کے خلاف کئی ایک جملے اپنے درس میں قلمبند کئے لیکن شکر ہو اُس جناب عالی کی بارگاہ میں کہ جس نے آپکے وقایع نگار کو بھی اپنی رائے دینے کا موقع دیا۔ نامہ نگار "نورافشاں" نے صاف معنی میں یہہ دکھلایا کہ یہہ درس محض تعصب کی قلم اور جلن کی روشنائی سے قلمبند کیا گیا ہے۔ اس انجمن میں مختلف کلیسیاؤں کے مسیحی شامل ہیں لیکن تاہم ہر ایک مسیحی اپنی خاص کلیسیا کے قوانین کا پابند ہے۔ اگر اس انجمن میں ایسے لیکچرس ہونگے تو مسیحیوں میں بجائے اتحاد کے نفاق کا تخم پیدا ہوگا۔ اِس ذرّیں رائے پر پریسیڈنٹ صاحب و ہاسٹر دیوی رام صاحب نے تائیدی تقریریں کیں۔ یہاں پر ہمکو اتنا کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی کلیسیا ولایتی کلیسیاؤں کا دودھ پیکے اتنی بڑی ہوئی ہے اب کیا اپنی ماں کو نگلنے کی کوشش کریگی؟ خدا نہ کرے کہ ہم ولایتی پادری صاحبان کے خلاف ہو ویں +

نورافشاں کی نسبت میری رائے

واقعی نورافشاں خدا کے فضل سے ترقی کرتا ہے۔ اچھے مضامین ہوتے ہیں - مگر ایک نقص بھی ہے۔ جس کو اڈیٹر اور کارسپانڈنٹ نہیں معلوم کرتے - مگر ناظرین معلوم کرسکتے وہ یہہ کہ بحر طویل کے مضامین جن کا سلسلہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ اُن کو کم درج کیا کریں - مراسلات میں دو صفحہ سے زیادہ لمبا مضمون تھکا دیتا ہے - اور اگر دلچسپ نہ ہو - تو کوئی پڑھتا بھی نہیں - ہیڈنگ دیکھکر چھوڑ دیتے ہیں۔ اُمید کہ آیندہ اِسپر لحاظ کیا جائیگا - اب وقت وہ ہے کہ بجائے ادیان غیر کی خرابیوں کے اظہار کے مسیح اور انجیل کی خوبیوں کا بیان جس قدر ہووے تھوڑا ہے۔ خدا آپ کی مدد کرے +

نورافشاں نے کبھی مفت اخبار دینے کا وعدہ نہیں کیا - اور اب اگر اُس نے چند نادہندوں کے نام کے اخبار بند کردئے ہیں - تو اپنے قاعدہ کے خلاف کچھ نہیں کیا - بلکہ انگریزی ضمیمہ ساتھ لگانے سے اخبار کی خوبی کو اور بھی بڑھا دیا - اور قیمت میں چنداں زیادتی نہیں کی - ضمیمہ انگریزی واقعی قابل دید اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہے - مجھے تو بہت ہی پسند آیا ہے - اُمید کہ ملک اُس کی قدر کریگا +

راقم ابوداؤد

عُہدہ چوپانی

جو مکالمہ آپ نے گذشتہ سال عہدہ چوپانی پر لکھا - واقعی آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے - اور اس لایق ہے - کہ مسیحی اور ولایتی مشنری اُسپر توجہ کریں - کہ لایق خدمت گذار مقرر ہوا کریں - اور ایسے ایسے اشخاص جو ابکسی نہ کسی طرح مناد اور پادری مقرر ہوچکے ہیں یا ہورہے ہوں - آیندہ اس پر توجہ کیجاوے - کہ انجیل کے خدمتگذار دنیا کے لایق اور سچے مسیحی ہوا کریں - کیونکہ آجکل ایسے ایسے مناد ہیں - جو بدنام کنندہ نکونامے چند کے مصداق ہیں - اُن کا خیال کرکے لایق آدمی ان پاک عہدوں سے نفرت کرنے لگ گئے - کئی ایک آدمی ایسے مشنوں میں گھسے ہوئے ہیں - جو مناد ہیں - جن کے ایمان پر بھی شک معلوم ہوتا ہے - صرف دُنیا کی خاطر اس خدمت کو لئے ہوئے ہیں -

راقم

گر کہے تو ایک ایک کا میں نام بتادوں
یہہ پردہ ناموس ہے صد چاک اُٹھا دوں

مُلکوں و شہروں کی مختصر خبریں

۶ جنوری کی خبر ہو سفیران قسطنطنیہ علاوہ آرمینی کے مسلمان رعایا کی بہبودی کے لئے بھی غور کر رہے ہیں +

۶ تاریخ کو کریٹ سے خبر آئی کانیا کے متصل عیسائی و مسلمان رعایا میں خونخوار مقابلہ ہوا +

اِس مقابلہ میں کئی قتل اور بہت مجروح ہوئے اور کہتے ہیں مسلمان جدید اصلاحوں کو روکنا چاہتے ہیں +

۶ جنوری کو لنڈن سے خبر آئی وزیر ہند کے حکم کی دیر ہو کہ لارڈ میئر صاحب قحط ہند کے لئے چندہ کھولینگے +

۶ تاریخ کی خبر ہو نٹال گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہو کہ اہل ہند رعایائے ملکہ معظمہ میں ان کا داخلہ ممکن نہیں سکتا +

۶ تاریخ کی خبر ہو امریکن سینیٹ کے مسٹر والکاٹ یورپ آتے ہیں کہ سکہ نقرہ کے رواج کو عالمگیر کریں +

۶ جنوری کو شہنشاہ جرمنی نے ایک جدید حکم فوج کے نام نافذ کیا جس سے دوئل کا طریق اور محدود کیا گیا +

اِس حکم کے رو سے جو افسر بےعزتی کا فیصلہ کرنا چاہیں کونسل آف آنر کے آگے اپنا جھگڑا پیش کریں +

بقول ڈاک ولایت پنجشنبہ کو نوجوان ترکی پارٹی کے ۸۰ اشخاص گرفتار ہو کر جلاوطن کئے گئے +

سلطان المعظم عزت بیگ پر ناراض ہو گئے جس نے صلاح دی تھی کہ وہ فرانس پر تکیہ کریں +

کیوبا میں باوجود قتل سرغنہ کے بغاوت ترقی پر ہو اور باغی بڑے زوروں پر پائے گئے +

سپین کے خلاف فلپائن میں بغاوت تیز ہو اور باغیوں کی تعداد ۵۰ ہزار بتلائی گئی +

اٹلی و سوئٹزرلینڈ کے درمیان کوہ سمپلن کو بذریعہ ٹنل کے چھیدینگے کہ رستہ آمد و رفت صاف ہو جاوے +

دونوں ملکوں نے یہہ تجویز منظور کی - کمپنی تیار ہو کر یہہ عظیم کام جلد کیا جاویگا +

لنڈن ۸ - جنوری - لارڈ جارج ہملٹن کی درخواست پر لارڈ میئر نے انسداد قحط ہند کا چندہ شروع کر دیا ہو اور یہہ بیان کیا ہو کہ اب بدقسمتی سے اِس آفت کی جو ہندوستان پر ہجوم رہی ہو بڑائی میں کوئی شک باقی نہیں رہا ہو +

لارڈ میئر نے تمام ملک کے پروونشل میئروں سے بھی درخواست کی ہو کہ وہ اِس کے بارے میں کمیٹیاں قایم کریں +

نیویارک جنوری ۸ - یہاں پر بیان کیا جاتا ہو کہ کیوبا کے باغیوں نے سپین کی خدمت میں صلح کا پیغام بھیجا ہو جس میں اُنہوں نے علاوہ دیگر عنایات کے چاہا ہو کہ جنرل ویلر واپس بلایا جاوے اور گورنر کے اختیارات پر حد لگائی جاوے +

قسطنطنیہ جنوری ۸ - فرانس اور اٹلی کے سفیروں نے اسواسطے کہ اُنکے ڈریگومین مظہر بیگ کے مقدمہ کی تحقیقات میں شامل کئے جانے سے روکے گئے اُن کو واپس بُلا لیا ہو اور اُنہوں نے بڑے زور کی عبارت میں باب عالی کے ہاں عذر پیش کیا ہو اور چاہا ہو کہ یہہ مقدمہ قسطنطنیہ کی کسی لایق کچہری میں انتقال کیا جاوے +

قسطنطنیہ ۹ جنوری - مارشل کے کورٹ مارشل نے کرنیل مظہر بیگ کو جس کا مقدمہ فادر سلوسٹور کے قتل کے جرم میں پیش تھا بری کر دیا ہو - سلطان نے ازسرِنو تحقیقات کا حکم نافذ فرمایا ہو +

لنڈن جنوری ۱۰ - ہماری قیصرہ ہند نے ہندوستان کے قحط کے چندہ میں ۵۰۰ پونڈ عنایت کئے ہیں - لارڈ جارج ہملٹن نے ۲۵۰ پونڈ اور لارڈ میئر نے ۱۰۰ پونڈ - ۱۹۰۰۰ پونڈ قبل اِس کے چندہ میں وصول ہو چکے ہیں +

اگلے سنیچر کو مینشن ہوس میں ایک جلسہ ہوگا جس کے صدرنشین لارڈ میئر ہونگے - اِس موقعہ پر ڈیوک آف کناٹ لارڈ جارج ہملٹن اور لارڈ لینڈسڈون تقریر فرماوینگے +

ڈاکٹر دیویندر سنگھ آنو صاحب لاہور سے سہارنپور کو تبدیل ہوئے +

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب لاہور سے ضلع جالندھر کے دیہات کے کام پر مامور ہوئے ہیں - اور بمقام ضلع میں مقیم ہونگے +

رنگ محل سکول لاہور کے مینیجر پادری ڈاکٹر ہارٹن صاحب ایم ڈی مقرر ہوگئے ہیں +

پنڈت چرنجی لال صاحب میشن ایجنٹ اجمیر نے مسیحیوں کو بڑے دن کا سامان بہت ارزاں قیمت پر فروخت کیا - دیگر ہندوؤں کو نمونہ لینا چاہئے -

شہر اجمیر میں پہلی کا مُہلک مرض "پلیگ" مورخہ دوم جنوری ۱۸۹۷ء بوقت دوپہر کے ۱ بجے پسینجر ٹرین سے وارد ہوا - اللہ حافظ ہو +

آجکل مسیحی لوگ مدار گیٹ اجمیر پر خوب وعظ کیا کرتے ہیں - جاہل مسلمان اپنی جہالت ظاہر کرتے ہیں - افسوس +

۱۱ - جنوری بوقت ۴½ بجے شام لیڈی ایچیسن ہسپتال کا سالانہ جلسہ گورنمنٹ ہوس لاہور میں ہوا +

ہندوستان میں خیراتی کاموں پر مزدوروں کی تعداد ۸ لاکھ تک پہنچی اور ترقی برابر ہو رہی ہو +

گجرات (پنجاب) میں ۳۰ ہزار خیراتی کاموں پر ہیں اور جہلم میں بھی خیراتی کام جاری کئے گئے +

نیشنل کانگریس کلکتہ میں تمام خرچ نکالکر ۲۵ ہزار بچا ہو برٹش کمیٹی کا حساب صاف کرینگے +

افغانستان میں بھی قحط کے آثار نمایاں ہیں - اگر جلد برف نہ پڑی تو ہند جیسی حالت ہوگی +

بمبئی میں تجویز کی گئی کہ تمام کالجوں میں بوجہہ وبا ماہ فروری تک تعطیل رہے +

مضامین مفید المبتدین

آرمینیا کی یتیم لڑکیاں

اے بچو شاید تم کو آرمینیا کے مصیبت زدہ لڑکوں اور لڑکیوں کی غمناک اور آنسو لانے والی حالت نہ معلوم ہوگی جن کے ماں باپ بڑے ظالمانہ طور سے اور بے رحمی کے ساتھ اُن سے جُدا کئے گئے اور مارے گئے۔ ایک آرمینیا کا دیسی پادری اپنی ایک کتاب میں جو اُس نے آرمینیوں کی اندوہناک حالات پر لکھی ہے ایک رُلانے والی چٹھی کی نقل درج کی ہے۔ یہہ چٹھی ایک آرمینیا کی مسیحی لڑکی کی مورخہ ۲۰ جون ۱۸۹۶ء کی لکھی ہوئی ہے۔ اِس چٹھی میں ذیل کے فقرے پائے جاتے ہیں:-

"میں بڑے رنج سے آپکو خبر دیتی ہوں کہ میرا پیارا باپ ان لوگوں میں تھا جو مار اِشش میں مارے گئے ہیں۔ واقعی یہہ بات میرے لئے بڑی ہی مشکل اور دل شکن ہے مگر میں جانتی ہوں اور مجھے یقین بھی ہے کہ جو کچھ خدا کرتا ہے وہ ہماری بھلائی کے لئے کرتا ہے کیونکہ وہ ہمارا آسمانی باپ ہے اور میرے لئے اور تمام لوگوں کے لئے اُس کو بڑی پرواہ ہے۔ میں بہت رنج میں ہوں مگر میں خدا کا شکر کرتی ہوں کہ وہ مجھکو اِس سخت تکلیف میں تسلی دیتا ہے۔ خدا کے کلام میں سے جو آیت مجھکو بہت تسلی دیتی ہے وہ یہہ ہے۔ خدا ہماری آنکھوں سے تمام آنسو پونچھیگا"

انگلستان کے ایک نوجوان نے اِس پادری کی کتاب کو پڑھتے وقت جب اِس چٹھی کو پڑھا تو نہایت متاثر ہوا اور اُس نے اُس پادری کے پاس پچیس ۲۵ شلنگ بھیجے تاکہ وہ اُن کو اُس یتیم لڑکی کو پہنچا دیوے اور اِس کے ساتھ ایک خط بھی اُس بیچاری مظلوم لڑکی کے پاس بھیجا جس کا مضمون یہہ تھا۔

جس حال کہ میں چاہتا ہوں اور کوشش بھی کرتا ہوں کہ میں اپنے مصیبت زدہ آرمنی بھائیوں اور بہنوں کی مدد کروں میں آپکے ایک دوست سے آپ کا پتہ معلوم کر کے ۲۵ شلنگ بھیجتا ہوں اِس اُمید سے کہ اِس سے آپکی اور آپکے ذریعہ آپکے ساتھیوں کی کسیقدر مدد ہو +

مجھکو تمہارے خاندان اور تمام اَور بیچارے بیکس آرمنی لوگوں پر جسقدر مصیبتیں آئی ہیں سنکر بڑا ہی رنج پیدا ہوا ہے لیکن مجھکو خدا سے توکل ہے کہ وہ ضرور تمہاری مدد بھیجیگا جیسا کہ وہ اپنے تمام کاموں میں رحیم اور دردمند ہے + راقم ایک خیر خواہ

ایک چھوٹی لڑکی کی فتحیابی

کہتے ہیں کہ ایک ماں اپنی ایک چھوٹی سی لڑکی کے لئے ایکدفعہ کچھ مٹھائی لائی۔ اُس میں سے اُس عورت نے اپنی لڑکی کو کچھ مٹھائی جو اُس کے ایک دفعہ کے کھانے کو بس تھی دی اور باقی کی ایک الماری کے خانہ میں رکھدی اور اپنی بیٹی سے کہا کہ آج اور تم کو نہ ملیگی۔ یہہ کہکر وہ عورت کسی کام کو چلی گئی مگر تھوڑی دیر کے بعد اُس کمرے کے کھلے دروازے سے کیا دیکھتی ہے کہ لڑکی الماری کے ایک خانے پر چڑھی ہوئی ہے۔ مٹھائی سامنے کھلی ہوئی ہے اور ایک ٹکڑا ہاتھ میں لیا ہوا اُس کو دیکھ رہی ہے۔ اُس کی ماں یہہ دیکھتے ہی آواز دینے پر تھی مگر لڑکی کی طرف غور سے دیکھکر کہ وہ تامل کی حالت میں ہے گویا کہ کچھ سوچ رہی ہے وہ چپکی ہو رہی کہ دیکھے لڑکی کیا کرتی ہے۔ ماں دیکھکر خوش ہوئی کہ اُس لڑکی نے مٹھائی کا ٹکڑا جو اُس کے ہاتھ میں تھا پھر رکھ دیا الماری سے اُتر کر کرسی پر کھڑی ہوئی اور کرسی سے اُتر کر فرش پر کھڑی ہوئی اور اپنے چہرے پر تبسم لاکر اور اپنا ننھا سا پاؤں زمین پر مار کر تتلائی زبان سے کہنے لگی۔ "اے خدا میں نے اُسے کھایا تو نہیں" +

یہہ بڑی فتحیابی تھی۔ آہ کاش تم تمام لڑکے اور لڑکیو جب کسی امتحان میں پڑو تو خدا کا خیال کرو اور مجھے یقین ہے کہ یوں کرتے ہوئے تم بہت سی ایسی فتحیابیاں حاصل کروگے +

شیطان سے لڑنے کا سب سے عمدہ موقعہ اُسی وقت ہوتا ہے جب وہ پہلے دل میں بُرا خیال ڈالتا ہے۔ اُس لڑکی کے لئے بڑا خوف تھا کہ وہ چوری کے گناہ میں پھنس جاتی کیونکہ وہ گناہ کے بہت نزدیک آگئی تھی۔ اُس کے لئے بہت ہی اچھا ہوتا اگر وہ اُس کمرے سے پہلے ہی اپنے دل میں نہیں نہیں کہتی ہوئی نکل بھاگتی اور اپنے دھیان کو کسی کھیل میں لگا دیتی تاکہ وہ مٹھائی کا خیال اپنے دل سے نکال سکتی۔ بائبل میں اِس موقعہ کے لئے کیسی عمدہ دعا پائی جاتی ہے دیکھو زبور ۱۱۹: ۳۷ آیت۔ میری آنکھوں کو پھیر دے کہ بطلان پر نظر نہ کریں +

ڈرو دیکھو ہمیشہ جب کوئی بدخیال تمہارے دلوں میں پیدا ہو کسی چیز کے دیکھنے یا خیال کرنے سے تو اُسی دم دعا کو کیا کرو اور شیطان تمہارا مقابلہ آگے کو نہ کر سکیگا۔ اے میرے بیٹے اگر گنہگار لوگ تجھے پھسلاویں تو مت مان +

علمی حقیقتیں

دوربین پہلے ۱۵۹۰ء میں مسمی جینسن نے بنائی +

پتھر کے کوئلے پہلے پہل انگلستان میں ۱۳۵۰ء میں استعمال کئے گئے +

برف پہلے پہل کلوں کے ذریعے مسمی کار نے ۱۸۶۰ء میں بنائی +

اسپات کی سوئیاں پہلے پہل انگلستان میں ۱۵۴۵ء میں بنائی گئیں +

پہلے پہل اشتہارات اخباروں میں ۱۶۵۲ء میں شائع کئے گئے +

پہلی جنتری ۱۴۷۰ء میں مقام ہنگری میں چھاپی گئی +



سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اوّل کالم ۴

بیان اس اخبار میں درج ہے۔ ناظرین غور فرماویں۔ اگلے ہفتہ تک ڈاکٹر ایف اے کلرک صاحب اور ڈاکٹر جے ایچ بیرو صاحب کے دروس کا خلاصہ بھی ہدیہ ناظرین کیا جاویگا +

ھھ پادری عماد الدین ڈی ڈی کا مضمون ایڈیٹوریل کے سلسلہ میں درج اخبار کرتے ہیں کیونکہ اُس مضمون میں اُنہیں باتوں کا تذکرہ ہے جن کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ کے اڈیٹوریل میں ہو چکا ہے پادری صاحب نہایت باریک بین اور نکتہ دان ہیں اور یہہ ایسے ہی لایق وفایق لوگوں کا کام ہے کہ ایسے گہرے مضامین پر طبع آزمائی کریں۔ یقین ہے کہ تمام ناظرین غور کے ساتھہ ملاحظہ فرمائینگے ہمارے نزدیک ایسے مسیحی بہت تھوڑے ہیں جو خداوند یسوع مسیح کے ہادیس یعنی عالم ارواح میں جانیسے منکر ہیں البتہ اکثر لوگ یہہ تو ضرور کہتے ہیں کہ وہاں جانیسے نافرمانبردار روحوں کو فضل کی منادی کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ ہادیس یا شیول حرف گنہگاروں ہی کے رہنے کی جگہہ سے مُراد نہیں ہے بلکہ سب اِنسان ہادیس یعنی عالم ارواح کو جاتے ہیں۔ اس بات کے نظرانداز کردینے سے مفسّرین میں یہہ غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب کوئی کہتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نافرمانبردار روحوں کے پاس فضل کی منادی کرنے نہیں گیا تو دوسرا سمجھہ لیتا ہے کہ یہہ شخص مسیح کے عالم ارواح میں جانیسے منکر ہے۔ ہمارے خیال میں تمام سوالات جو نادیدہ دُنیا کے بارہ میں پیدا ہوتے ہیں کسقدر آسانی سے حل ہو جائینگے اگر ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ ہادیس یعنی عالم ارواح وہ جگہہ ہے جہاں سب کو جانا پڑتا ہے اور جہاں خداوند مسیح بھی اِس تین روز کے عرصہ میں گیا لیکن ضرور اس کے دو حصہ ہیں۔ ایک ایمانداروں اور دوسرا نافرمانبرداروں کے لئے عالم ارواح کے اِس حصّہ کے لئے جہاں ایماندار رہتے ہیں اور بھی ایک دو نام مستعمل ہوئے ہیں مثلاً ابرہیم کی گود۔ بہشت جہاں ایماندار لوگ قیامت تک رہتے ہیں۔ جس کی تعریف پولوس یوں کرتا ہے کہ بدن سے جدا ہونا مسیح کے ساتھہ جا رہنا ہے +

اگر ہم اس طرح سمجھہ لیں تو اُس آیت کی تفسیر جس میں چوکا ذکر ہے بہت آسان ہو جاتی ہے کیونکہ تمسی روز بیچ خداوند مسیح عالم ارواح کے اس حصّہ کو گیا جو بہشت کہلاتا ہے۔ اگر کوئی یہہ کہے کہ خداوند مسیح نے نافرمانبرداروں کو نجات کی منادی نہیں کی تو اس قول کے برخلاف کوئی آیت پائی نہیں جاتی البتہ ۱ پطرس ۳: ۱۸ و ۱۹ کو بعض لوگ اِس کے برخلاف سمجھتے ہیں لیکن یہہ بات تفسیر کے متعلق ہے۔ ہم پادری صاحب کے اِس فقرہ کو منظور کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ خدا جو سب کے دلوں کو جانتا ہے وہ بعض روحوں کے ساتھہ ان کی باطنی کیفیت کے مناسب کیا کچھہ نہ کریگا لیکن نہ پطرس کی باتوں سے نہ کلام کے کسی دوسرے مقام سے ابھی تک ہمارے سامنے ایسی دلیل پیش ہوئی جس سے یہہ ثابت ہو کہ اُن بڑے سخت نافرمانبرداروں کو جو کہ نوح کے زمانہ میں ایکسو بیس برس تک خدا کی اُس بُلاہٹ کو جو کشتی کی بنانے اور نوح کی منادی سے ظاہر ہوتی تھی رد کرتے تھے نجات حاصل کرنیکا دوبارہ موقع ملے +

ضرورت ہے

تین کیمی کسٹوں یا اُستادوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ ماہواری تک دیجاویگی۔ درخواستیں پادری جارج ہوآخ صاحب سکاچ مشن۔ سیالکوٹ کے نام آنی چاہئیں +

اِشتہار

کلارک آباد میں دو مسیحی اُستادوں کی ضرورت ہے ایک مڈل پاس ہو اور دوسرا اپر پرائمری۔ اول کو ۱۳ دوسرے کو ۸ روپیہ مشاہرہ ملیگا۔ درخواستیں مسٹر کلاکسن صاحب کے پاس کلارک آباد میں۔ یا۔ پادری ایچ جی گرے صاحب امرتسر

کرسمس اور نئے سال کا لایق تحفہ

رائے کلیان سنگھ صاحب کی دوکان واقع امرتسر کٹڑہ آہلووالیہ میں ہر قسم کی عمدہ اور ارزاں چار فروخت ہوتی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے

پرانے لوہے کی ریلیں ہیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کے شرایط وغیرہ کی نسبت۔

چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور سے خط وکتابت کرو +

اِشتہار

میلہ منڈی جلال آباد ضلع فیروزپور جیسا کہ سالہائے گذشتہ میں ہوتا رہا ہے امسال بھی ۱۸-۱۹-۲۰ جنوری ۱۸۹۶ء کو ہوگا انعام گورنمنٹ بموجب اشتہار گورنمنٹ گزٹ دیا جاویگا اور ریاست ممدوٹ کی طرف سے حسب معمول دیگر اسپان اور مویشیان کو انعام دیا جاویگا +

المشتہر

رائے سیاداس صاحب رائے بہادر ناظم ریاست ممدوٹ

لودیانہ

تعداد پیدایش ۵۶ + تعداد اموات ۳۳ +

ہفتہ گذشتہ سے پیدایش میں ۱۲ زیادہ + ہفتہ گذشتہ سے اموات میں ۵ زیادہ

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یولنگ صاحب۔ اڈیٹر اِن چیف و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائیلی کے اہتمام سے چھپا ہے